بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افکارِ سالک

[احادیث کی روشنی میں]

مرتبہ:

شاہ کمال الرحمٰن خطیب عالمگیر شانتی نگر حیدرآباد ۲۸

پتہ:۔ محلہ نواب صاحب کنٹہ مکان نمبر 19.4.281/A/39/1
پوسٹ فلک نما، جہاں نما روڈ حیدرآباد ۵۰۰۰۵۳ آندھرا پردیش (انڈیا)

فہرست مضامین

۱: سالک کے نزدیک اللہ مقصود اور رسول محبوب ہوتا ہے۔

۲: سالک اپنے کو سب سے کمتر سمجھتا ہے

۳: کامل مسلمان دنیا کے عیش کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔

۴: غریبوں اور ضعیفوں کی خدمت نصرت الٰہی کا سبب ہے۔

۵: مسلمان صرف اللہ کی رحمت سے جنت میں جائیگا

۶: سالک قانون کے تحت زندگی بسر کرتا ہے اور اصولوں پر سختی سے عمل کرتا ہے

۷: جائز امور میں سالک کی مشقّت باعث اجر ہے

۸: سالک ہر چیز کو اللہ کی نعمت سمجھکر استعمال کرتا ہے

۹: سالک مخالفین کو بھی ہدایت کی دعا دیتا ہے۔

۱۰: سالک کی غفلت کا کفارہ استغفار ہے

۱۱: سالک عبادات و اذکار کا زیادہ اہتمام کرتا ہے

۱۲: سالک اپنے کسب حلال کی کمائی کھاتا ہے

۱۳: سالک امراض کے علاج کرنے کو خلاف توکل نہیں سمجھتا

۱۴: سالک برادری کے ٹوٹے رشتوں کو احسان سے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے

۱۵: سالک نماز تہجد کا پابند ہوتا ہے۔

۱۶: سالک چھوٹے چھوٹے نیک کاموں کو کبھی نہیں چھوڑتا۔

۱۷: سالک اپنے اعمال صالحہ کا پابند ہوتا ہے

۱۸: سالک زیادہ عبادات اور کثرت سجود سے اللہ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے

۱۹: سالک صدقات کے ذریعہ نیکیاں بڑھاتا ہے

۲۰: سالک کسی کو تکلیف نہیں پہونچاتا۔

۲۱: سالک حقوق العباد کی ادائی میں کوتاہی نہیں کرتا

۲۲: سالک دنیا میں مسافر کی طرح رہتا ہے

۲۳: سالک ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن پر زیادہ زور دیتا ہے ۔

۲۴: سالک وسیع النظر ہوتا ہے اور حسن ظن رکھتا ہے ۔

۲۵: سالک کو جو بھی لمحہ زندگی ملا وہ اسے نیک عمل کیلئے استعمال کرتا ہے

۲۶: سالک عبدیت کے احساس کے تحت ہر معاملہ میں نرمی برتتا ہے ۔

۲۷: سالک اپنے نفس کو دیدار حق کیلئے تیار کرتا ہے

۲۸: سالک راہِ خدا کا مجاہد ہوتا ہے ۔

۲۹: سالک کا بہترین سرمایہ صبر ہے ۔

۳۰: سالک شرک اور شبہ شرک سبھی سے بچتا ہے ۔

۳۱: سالک کسی وقت غفلت نہیں برتتا

۳۲: سالک قناعت کی صفت کو پسند کرتا ہے

۳۳: سالک معصوم نہیں ہوتا بلکہ گناہوں سے توبہ واستغفار میں لگا رہتا ہے ۔

۳۴: سالک حضورِ حق پر نظر رہنے سے گناہ کرنے سے شرماتا ہے

۳۵: سالک پر آنے والی مصیبت اس کے حق میں باعث مغفرت ہوتی ہے ۔

۳۶: بعض خاص سالکین کی قسم کی بھی اللہ لاج رکھ لیتا ہے ۔

۳۷: رویائے صالحہ اور مبشرات سالک کیلئے عظیم خوشخبریاں ہیں ۔

۳۸: سالک خصوصاً حدیث میں مذکور چار چیزوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہے ۔

۳۹: سالک اتباع سنت سے نور ہی نور بننے کی دعا کرتا رہتا ہے

۴۰: سالک ہمیشہ اس بات کی دعا کرتا رہتا ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو ۔

★★★★★★★★★★★★

پیش لفظ

حضرت درویش میر شبیر حیدرآباد کے کمال اللہی روحانی خانوادہ سے وہ صاحب حال بزرگ ہیں جنھوں نے کمال اللہی سلسلہ کے علوم کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے خصوصی توجہ دی ہے تعلیم و تربیت کے اعتبار سے انھیں وافر علم ملا۔ اور ان تعلیمات کو کئی حصوں میں ترتیباً تقسیم بھی کیا ہے۔ احادیث کے ذخیرے تو بہت ہیں لیکن درراہِ سلوک احادیث کا جو انتخاب کیا وہ سالک کے معتقدات اور افکار کی نشاندہی کرتے ہیں اس طرح سالک کے نظریات و معتقدات کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

اس وقت جو چالیس احادیث کا مجموعہ پیش کیا جارہا ہے وہ دراصل احادیث کے ترجمے ہیں۔ عوام الناس کے استفادہ کے لئے یہ شکل اختیار کی گئی ہے۔

پوری احادیث کو الفاظ حدیث کی صورت میں دیکھنے کے لئے حوالے مذکور ہیں۔ یہ چھوٹا سا رسالہ افکار سالک کے نام سے پیش کیا جارہا ہے۔ ترتیب انہی کی ہے لب لباب اور تلخیص کے اعتبار سے کی گئی یہ کوشش اور ارباب قلم کے نزدیک تو چھوٹا سا کام ہے لیکن احقر کے نزدیک یہ کام معمولی نہیں۔

اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرمائے۔ آمین =

شاہ کمال خطیب عالمگیر

نشانتی نگر حیدرآباد

حدیث (۱) بخاری کی حدیث ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:۔ انسان اسی کے ساتھ قیامت میں ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے:۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سچے مسلمان اور سالک کے نزدیک اللہ اس کا مقصود اور رسول اس کا محبوب ہوتا ہے۔

حدیث (۲) مسلم شریف کی حدیث ہے:۔ تم اپنے آپ کو نیک و پاک مت سمجھو، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے نیک و پاک کون ہے:۔ اس حدیث کے پیش نظر سالک کا یہ نظریہ ہوتا ہے کہ وہ باوجود نیک ہونے کے اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھتا ہے۔

حدیث (۳) ایک متفق علیہ حدیث میں ہے ،، اے عمر کیا تو راضی نہیں کہ ہمارے لئے اخروی عیش و آرام اور نافرمانوں کے لئے دنیوی عیش و آرام ہو۔

یہ حدیث بتلاتی ہے کہ حقیقی انسان اور کامل مسلمان دنیا کے عیش و آرام کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ہے۔

حدیث (۴) تمہاری مدد نہیں ہوتی اور تمھیں رزق نہیں دیا جاتا مگر تمہارے لاچاروں اور معذوروں کے سبب سے ،،

مذکورہ روایت سالک کو سبق دیتی ہے کہ غریبوں، بیکسوں، اور ضعیفوں کی خدمت سے وہ رزق و نصرت کا مستحق بنتا ہے۔

حدیث (۵) تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا نہ اسکو دوزخ سے بچائے گا۔ اور نہ میرا عمل [illegible] اللہ کی رحمت سے "

مسلم کی یہ روایت اس عقیدے کی وضاحت کرتی ہے کہ ایک مومن اور مسلمان صرف اللہ کی رحمت کی وجہ سے جنت میں جائے گا۔

حدیث (٦) ،، دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے،، مسلم

یہ حدیث بتلاتی ہے کہ جس طرح قیدی قید میں پابند اور قانون میں جکڑا اور ضوابط میں لگا بندھا ہوتا ہے۔ اسی طرح سالک دنیا میں اللہ کے قانون کے تحت زندگی گذارتا ہے۔ اور اللہ کے قائم کردہ حدود پر سختی سے عمل پیرا ہوتا ہے تاکہ جنت میں ہمیشہ کا آرام ملے۔

حدیث (٧) روایت مسلم میں ہے ،، بے شک تجھے وہی ملتا ہے جس کا تو گمان رکھتا ہے۔

... صحابیؓ نے مدینہ میں مسجد نبویؐ سے گھر دور رہنے کے باوجود اور مالدار ہونے کے باوجود کسی سواری پر سوار ہو کر آنے کے بجائے ثواب کی امید میں پیدل چلتے اور مشقت اٹھا کر تشریف لاتے تھے۔

اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی جس سے اندازہ ہوتا ہے جائز امور میں ایک سالک محنت اٹھاتا ہے اور ثواب کی امید میں مشقتیں جھیلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بے نہایت اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔

حدیث (٨) بے شک اللہ ہی کا تھا جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کے نزدیک مدت مقرر ہے ،، (بخاری ، مسلم تم)

اس حدیث سے یہ عقیدہ بالکل واضح ہے کہ ہر چیز کے مالک اللہ تعالیٰ ہیں اور سالک ہر چیز کو اللہ کی امانت سمجھ کر استعمال کرتا ہے۔

حدیث (۹) اسلام کے ابتدائی دور میں جب اسلام دشمنوں نے مسلمانوں کو بہت ستایا تو صحابہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ ان کے لئے بد دعا کر دیجئے کہ وہ برباد ہو جائیں تو اس وقت آپؐ نے فرمایا "بے شک مجھ کو اللہ نے اس لئے نہیں بھیجا ہے کہ میں لوگوں پر لعنت بھیجوں۔ میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اس روایت سے یہ فکر ملی کہ "راہِ طریقت کا سالک مخالفین کو بد دعا نہیں دیتا بلکہ ہدایت کی دعا دیتا ہے۔

حدیث (۱۰) "ایک باریک پردہ میرے دل پر آجاتا ہے اس لئے میں روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغ کے لئے لوگوں کی طرف متوجہ اور مصروف ہونے پر حضوری حق کا جو فرق محسوس کرتے اس کو ایک باریک پردے سے تعبیر فرمایا۔

یہ صوفیاء کی ان توجیہات میں سے ایک ہے جن کی محدثین نے تفصیلات تبلائی ہیں یہ حدیث مذکور اس بات کا اشارہ دیتی ہے کہ سالک کی غفلت کا کفارہ اس کا

استغفار ہوتا ہے۔

حدیث (۱۱) "نہیں داخل ہوگا دوزخ میں وہ شخص جو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی (مسلم)

اس روایت کی مراد محدثین کے یہاں فجر اور عصر کی نمازیں ہیں۔ ان دونوں نمازوں کی خصوصی اہتمام اور ان اوقات میں خصوصی طاعات وعبادات پر دوزخ کی آگ کے اس پر حرام ہونے کی خوشخبری سنائی گئی ہے لہذا راہ سلوک پر چلنے والے اِن اوقات میں خصوصًا عبادات واذکار کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔

حدیث (۱۲) کسی نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے کسب کا کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

لہذا سالک اپنے کسب سے حلال کمائی کھاتا ہے۔

حدیث (۱۳) نہیں نازل کی اللہ نے کوئی بیماری مگر یہ کہ اس کی شفا بھی نازل کی۔ (بخاری)

یہ حدیث سالک کو یہ فکر دیتی ہے کہ امراض کا علاج کرنا خلافِ توکل نہیں۔

حدیث (۱۴) بخاری میں ہے "برادری کا حق ادا کرنے والا وہ نہیں جو احسان کے بدلے احسان کرے بلکہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے جو کوئی برادری کا حق توڑے تو وہ احسان سے اس

کو جوڑے۔

احسان کے بدلے احسان تو کرنا ہی چاہیئے۔ لیکن یہ سلوک امتیازی احسان میں شمار نہیں کیا جاتا بلکہ برادری کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو احسان سے جوڑنا امتیازی احسان اور مرتبہ احسان کا خصوصی نشان ہے۔

حدیث (۱۵) عبداللہ کیا ہی اچھا شخص ہے بشرطیکہ رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھ لے۔ (متفق علیہ)

سالک اور صاحب طریقت اپنی نجات کے لئے نماز تہجد کا پابند ہوتا ہے۔

حدیث (۱۶) ایک شخص سر راہ چلتے چلتے کانٹوں سے بھری ایک شاخ پائی اس نے راستے سے اسے ہٹا دیا تو اللہ نے اس کی قدر کی اور بخش دیا۔ (متفق علیہ)

ایک اللہ والا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیئے چھوٹے چھوٹے نیک کاموں کو بھی ترک نہیں کرتا۔

حدیث (۱۷) اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہوتا رہے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔" (متفق علیہ)

ایک سچا مرید اپنے معمولات اور اعمال صالحہ کا پابند رہتا ہے

حدیث (۱۸) "بندہ" اپنے سجدے کی حالت میں اپنے رب سے نہایت قریب ہوتا ہے۔ لہذا سجدہ میں اکثر دعا

کیا کرو۔ (مسلم)

یہ بندے کا انفرادی عمل ہے، سجدہ میں دعا قبولیت سے قریب ہے۔ بندہ جوکہ اپنے پورے جسم و جان کو خدا کے حضور میں گویا سجدہ میں پیش کر دیتا ہے۔ تو رحمت الٰہی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

حدیث (۱۹) بھلی بات صدقہ ہے،، سلوک کا راستہ طے کرنے والا ہر بھلی بات کو صدقہ جانتا ہے اور زیادہ سے زیادہ بھلی بات کر کے اپنی خیرات و صدقات کو بڑھاتا ہے اور نیکیاں حاصل کرتا ہے۔

حدیث (۲۰) کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر مسلمان محفوظ رہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک مرید با صفا اپنی زبان اور ہاتھ سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھتا ہے کسی کو تکلیف نہیں پہونچاتا۔

حدیث (۲۱) شہید کے سب گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں سوائے قرض کے ،،مسلم،،

حضرت درویش میر شبیرؒ فرماتے ہیں کہ قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قرض کی ادائی میں ذرا بھی سستی نہ کی جائے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہیں۔ جب شہید کا یہ حال ہے کہ اسکی مغفرت کی بشارت قرآن میں ہے تو سالک کے لئے حقوق العباد کا ادا کرنا از بس ضروری

ہے کیونکہ دوسروں کے حقوق کی عدم ادائی اس کی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے

حدیث (۲۲) دنیا میں اجنبی یا راہ چلتے مسافر کی طرح رہ اور اپنے آپ کو اصحاب قبور میں شمار کرتا رہ ،، (متفق علیہ)

اصحاب قبور میں ہونے کا دھیان دنیوی مرغوبات سے بالاتر کر دیتا ہے ۔ اس طرح زہد و تقویٰ اس کی زندگی کا خصوصی سامان ہو جاتا ہے اور جس طرح مسافر راستے میں زیادہ سامان لے کر نہیں چلتا اسی طرح سالک بقدر ضرورت اشیا پر اکتفا کرتا ہے ۔ حرص کی بیماری سے محفوظ ہو جاتا ہے ۔ گویا سالک دنیا میں راہ رو مسافر کی طرح زندگی بسر کرتا ہے ۔

حدیث (۲۳) بالتحقیق اللہ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے ۔ (مسلم)

حدیث مذکورہ سے باطن کی ضرورت و اہمیت پر کافی روشنی پڑتی ہے ۔ لہٰذا سالک باطن پر زور دیتا ہے ۔

حدیث (۲۴) مجھے حکم نہیں ہوا کہ لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں یا بطون کو چیروں ۔ (متفق علیہ)

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے تو ایک کج دل شخص نے کہا انصاف سے بانٹیے ۔ ایک صحابی رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم ہو تو اس کی گردن اڑا دوں آپؐ نے فرمایا کہ شاید وہ نمازی ہو اس پر صحابی رضؓ نے کہا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر ان کے دل میں کچھ اور ہوتا ہے ۔

اور زبان پر کچھ اور ہوتا ہے ۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد سنایا جو مذکور ہوا۔

اس حدیث کے ذریعہ سالکین کو تنگ نظری چھوڑ کر وسیع النظر بننے کی دعوت دی گئی ہے اور بدگمانی چھوڑ کر اچھے گمان کی تعلیم دی گئی ہے ۔ پس اس راستے کا راہرو وسیع النظر اور اچھے گمان والا ہوتا ہے ۔

حدیث (۲۵) جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور مومن کی عمر نیکیوں بڑھاتی ہے ۔ "مسلم"

مومن کامل ہر عمل میں حکم حق کی موافقت کرتا ہے ۔ نعمتوں میں شاکر اور مصائب میں صابر بنتا ہے ۔ اور یہ شکر و صبر ایسی نیکیاں ہیں جو عمر کے ساتھ ساتھ یہ بھی بڑھتے جاتے ہیں ۔

حدیث (۲۶) جو نرمی سے محروم ہے وہ ہر بھلائی سے محروم ہے ۔ (مسلم)

ہر مسلمان عموماً اور صاحب طریقت خصوصاً اپنی حقیقت پر نظر رکھتا ہے ۔ اور اپنی عبدیت کی وجہ سے ہر معاملہ میں نرمی برتتا ہے ۔

حدیث (۲۷) تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ میرا نفس سست ہو گیا ہے

انسان کے باطن میں ایک قوت ہے ۔ اگر وہ برے کاموں میں صرف ہوئی تو نفس امارہ اور اگر اللہ کی رضا کے لئے استعمال ہوا تو نفس مطمئنہ بن جاتا ہے

جنت اور دیدارِ حق بھی اس کے بغیر نہیں تو نفس کو خبیث کیسے کہا جا سکتا ہے لہذا سالک اپنے نفس کو دیدارِ حق کیلئے تیار کرتا ہے۔

حدیث (۲۸) جو شخص اس واسطے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ غازی ہے۔ اور اللہ کے راستے میں ہے۔

لہذا سالک راہِ خدا کا مجاہد ہوتا ہے۔

حدیث (۲۹) نہیں دیا گیا بندے کو کوئی رزق صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں۔

رزق دو قسم کا ہے، جسمانی، روحانی، رزقِ ظاہری تقویت جسم کا سبب ہے۔ اور رزق روحانی روح کی تقویت کا سبب ہے۔ لہذا سالک کے لیے صبر بہترین سرمایہ ہے۔

حدیث (۳۰) میں شریک کرنے والوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں جس نے کوئی ایسا عمل کیا کہ غیر کو شریک کیا میں اس کو اور شرک کو ترک کر دیتا ہوں (مسلم)

لہذا سالک شرک سے تو بچتا ہی ہے ساتھ ساتھ ریا اور اس جیسے اوصاف ذمیمہ سے بھی ایسے ہی دور رہتا ہے جیسے شرک سے۔

حدیث (۳۱) میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (متفق علیہ) اس حدیث کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ بندہ گناہوں میں مبتلا رہے۔ اور یوں حسن ظن رکھے کہ اللہ مجھے ضرور بخشے گا۔

یہ حسن ظن نہیں بے ایمانی ہے ۔
لہٰذا سالک ہر وقت اذکار وطاعات میں لگا رہتا ہے ۔ غافل نہیں ہوتا ۔
اور پھر اللہ سے مغفرت کا حسن ظن رکھتا ہے ۔

حدیث (۳۲) غنا اصل میں دل کا غنا ہے " (بخاری و مسلم)
غنا یہ نہیں ہے کہ اسباب کی کثرت ہو بلکہ حقیقی غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو ۔ سالک کوئی چیز نہ رکھتے ہوئے بھی دل میں کسی چیز کی آرزو نہیں رکھتا ۔ منجانب اللہ جو کچھ ملتا ہے اسی پر کفایت کرتا ہے ۔

حدیث (۳۳) اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ دوسری قوم کو لاتا کہ وہ گناہ کرتی پھر اس کو بخشتا اور جنت میں داخل کرتا ۔
(مسلم)

اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان اللہ سے نڈر ہو کر گناہ کرے بلکہ باوجود احتیاط کے گناہ ہو گیا تو فوراً توبہ کرے ۔ یہاں ایک طرح سے گناہ گار کو دلاسا دیا گیا ہے لہٰذا سالک معصوم نہیں ہوتا بلکہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا رہتا ہے ۔

حدیث (۳۴) حیا ، ایمان کا جز ہے "
حیا ، وہ جذبہ ہے جس کی موجودگی میں قلب میں خیر غالب اور شر مغلوب ہوتا ہے ۔ لہٰذا سالک اللہ کے حاضر و ناظر ہونے کا شعور رکھ کر گناہ کرنے سے شرماتا ہے ۔ اور حیا دار ہوتا ہے ۔

حدیث (۳۵) جس کے ساتھ اللہ بہتری چاہتا ہے تو اس کو تھوڑی بہت مصیبت ڈال دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبوبین پر آزمائشیں ڈالتا ہے تاکہ ان کا میل کچیل دور کرے اور گناہوں سے پاک کرے۔

حدیث (۳۶) اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھتے ہیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دیتا ہے۔

بعض مخصوص سالکین کی قسم کی اللہ لاج رکھ لیتا ہے۔

حدیث (۳۷) لوگو! نبوت کی خوشخبریوں میں سے اب کچھ باقی نہیں۔ سوائے سچے خوابوں کے جن کو ایک مسلمان خود اپنے لئے دیکھتا ہے۔ یا دوسرے اس کے لئے دیکھتے ہیں۔ (مسلم)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی۔ وہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اب غیبی علوم کا واسطہ رویائے صالحہ اور مبشرات ہیں۔

حدیث (۳۸) اللہ کی پناہ مانگو بلا کسی مشقت سے، بدبختی کے ملنے سے، تقدیر کی برائی سے، اور دشمنوں کی خوشی سے۔

(بخاری و مسلم)

سالک جہاں اور بہت سی دعائیں مانگتا ہے وہیں ان چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہے۔

حدیث (۳۹) الٰہی میرے دل میں نور دے، میرے کانوں میں نور دے، میری آنکھوں میں نور دے میرے دائیں بائیں نور دے، میرے آگے پیچھے نور دے، میرے اوپر نیچے نور دے، اور مجھے سراپا نور کر دے۔

سالک اتباع سنت میں نور ہی نور بننے کی دعا کرتا رہتا ہے۔

حدیث (۴۰) کاموں کا دار و مدار ان کے انجام ہی پر ہے۔
(بخاری و مسلم)

اس سے واضح ہے کہ صرف وہ زندگی نیک ہے جس کا خاتمہ اور انجام بخیر ہو۔

اس لئے سالک ہمیشہ یہ دعا کرتا رہتا ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو اور انجام بخیر ہو۔ (آمین)

الحمدللہ: تمت بتوفیق اللہ